ڈاکٹر عبدالستار ملک

استاد شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

اُردو عالمی تناظر میں

Dr.Abdul Sattar Malik

Lecturer Urdu Allama Iqbal Open University,Islamabad.

Urdu in Global Prespective

Urdu enjoys to be a Language of an internanational status through its tempramental vastness. It is communicated all over the world Urdu is the third largest language in the world, after Chinese and English as per statistical data of UNESO. Urdu is being taught in every worth mentioning region of the world. Scores of Urdu language and literature websites are available at internet. The Urdu broadcast on radio and T.V is alluring the ears of so many urdu lovers in various countries.

اردو اپنے مزاج کے اعتبار سے بھی اور اپنے پھیلاؤ اور وسعت کے لحاظ سے بین الاقوامی حیثیت کی حامل ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی خطہ یا ملک ایسا ہو جہاں اُردو بولنے والے موجود نہ ہوں۔ یونیسکو کے اعداد وشمار کے مطابق چینی اور انگریزی کے بعد اُردو دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے۔(۱) 'Concise Encyclopedia' بھی اسے دنیا کی بڑی زبان قرار دیتا ہے''۔(۲) جدید ذرائع ابلاغ کے سبب سکڑتی ہوئی دنیا میں اُردو کی مقبولیت اور شہرت میں اضافہ ہو رہا ہے اور اپنے علمی، ادبی، ثقافتی، تفریحی اور تعلیمی دائروں کے ذریعے دنیا کے اہم ممالک میں ایک خاص مقام حاصل کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ برطانیہ اور امریکہ جیسے ممالک سے اُردو خبرنامے، رسالے اور کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ قرآنی رسم الخط کی وجہ سے ہر خطے کے مسلمانوں کو اس سے خاص انس ہے۔ ''لندن، برمنگھم، نیویارک، لاس اینجلس، ٹورانٹو جیسے بڑے عالمی شہر ''اُردو نواز شہر'' کہلاتے ہیں''۔(۳) ڈاکٹر جواز جعفری کی امریکہ، برطانیہ، ناروے، ڈنمارک، کینڈا، جرمنی کی اُردو تنظیموں کی مرتب کردہ فہرست سے اُردو کی ہمہ گیریت کا اندازہ ہوتا ہے۔(۴)

براعظم ایشیا:

سب سے پہلے جنوبی ایشیا میں اُردو کی صورت حال دیکھتے ہیں۔ اُردو ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، مالدیپ،

سری لنکا اور بھوٹان غرض سارے سارک ممالک کے درمیان اتحاد اور ابلاغ وترسیل کا ذریعہ ہے۔جنوبی ایشیا میں اُردو واحد زبان ہے جسے طورخم سے چٹا گانگ اور کوہِ ہمالیہ سے جزائر مالدیپ تک قبولِ عام کا درجہ حاصل ہے۔

یہ پاکستان کی قومی زبان ہے اور بطورِ رابطہ زبان اپنا فریضہ بخوبی نبھا رہی ہے۔ ہندوستان میں اگر چہ ہندی قومی زبان ہے تاہم اُردو دوسری بڑی زبان ہے جو بھارت کے باشندوں کے درمیان ربط وابلاغ کا ذریعہ ہے۔سکولوں اور مدارس کے ساتھ ''تقریباً ۸۰ یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے لیے اُردو کے شعبے ہیں۔''(۵) مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی دہلی میں ذریعہ تعلیم اُردو ہے ۔اگر اُردو صحافت کو دیکھیں تو ''ہندوستان کے پریس رجسٹرار کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق اس وقت ملک میں اُردو کے کل دو ہزار چھ سو سے زائد اخبارات شائع ہوتے ہیں جن کی مجموعی سرکولیشن ۷۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔''(۶) مختلف علمی، ادبی اور ثقافتی رسائل کی تعداد اس پر مستزاد ہے۔

بقول گارساں دتاسی ''ہندوستان کا کوئی شہر، کوئی گاؤں، کوئی مسکن ایسا نہیں جہاں یہ زبان بولی یا سمجھی نہ جاتی ہو۔اس دن کے آنے میں دیر نہیں جب اُردو ہندوستان کی قومی اور واحد زبان بن جائے گی اور اس وسیع ملک میں یکجہتی پیدا کرے گی۔''(۷) مقبوضہ کشمیر میں مدارس اور ذرائع ابلاغ میں ہر طرف اُردو کا چلن دکھائی دیتا ہے۔وہاں کشمیری زبان کے بعد اُردو ہی سب سے بڑی رابطہ زبان ہے۔''بنگلہ دیش میں ڈھاکہ اور راجشاہی دونوں یونیورسٹیوں میں اُردو ہے اور ایم اے تک کلاسیں ہوتی ہیں۔''(۸) اُردو اب بھی بنگلہ دیش میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔'' اُردو کو رابطہ زبان کے طور پر بولنے والے ۳۰ فیصد اور سمجھنے والے ۶۰ فیصد ہیں''۔(۹)

سری لنکا میں اُردو فلمیں اور گانے بے حد مقبول ہیں۔۔۔لنکا کی مشہور یونیورسٹی ماپیری ڈینیا کے شعبۂ اسلامیات میں اُردو اور عربی تدریس کا انتظام ہے۔(۱۰) مالدیپ میں اُردو زبان کا کافی اثر ہے۔ بھارت کے قریب ہونے کی وجہ سے اُردو فلموں اور گانوں کے زیرِ اثر اُردو فہمی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مالدیپی زبان پر عربی زبان کا کافی اثر پایا جاتا ہے۔عربی زبان کے کئی الفاظ دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ رسم الخط کے لحاظ سے دونوں زبانیں مشترک ہیں یعنی دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہیں۔(۱۱) مالدیپ میں اُردو اس قدر سمجھی جاتی ہے کہ بقول قاری محمد یونس وہ تین سال کے قیام کے دوران اُردو زبان میں تجوید وقرأت کا درس دیتے رہے۔ (۱۲)

متین فکری کے مضمون ''نیپال میں اُردو'' کے مطالعہ سے جو تفصیلات ملتی ہیں۔ان کے مطابق نیپالی زبان کا دیوناگری رسم الخط میں ہونے کے باوجود اُردو سے لہجے اور لفظیات میں گہرا اشتراک ہے۔ بلکہ ان کے مطابق تو تقریباً پچاس فی صد اُردو الفاظ روزمرہ کی بول چال میں شامل ہیں۔دینی مدارس بھی اُردو کی ترویج کا بڑا ذریعہ ہیں۔مسلمان علما اور خطبا اُردو کو ذریعہ اظہار بناتے ہیں۔ انتخابات کے موقع پر مسلمان اپنی انتخابی مہم اُردو میں چلاتے ہیں ۔کاروباری علاقوں اور عوامی مقامات پر سائن بورڈ اور اشتہارات نیپالی زبان کے ساتھ اُردو میں بھی نظر آتے ہیں۔اُردو فلمیں اور گانے بہت مقبول ہیں۔۱۹۸۵ء میں کھٹمنڈو کی تری بھون یونیورسٹی میں شعبۂ اُردو کا قیام عمل میں آچکا ہے۔(۱۳)

پاکستان کے قریبی ہمسایہ ملک افغانستان کی قومی زبان فارسی ہے۔ افغانستان کے ساتھ تاریخی لسانی، مذہبی اور ثقافتی اور تجارتی تعلقات کی وجہ سے اُردو اہلِ افغانستان کے لیے اجنبی نہیں۔ ۱۹۷۹ء میں روسی حملے کے بعد افغان مہاجرین کی ایک بہت بڑی آبادی نے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رجسٹرڈ افغان مہاجرین کی تعداد تیس لاکھ ہے۔ غیر رجسٹرڈ اس پر مستزاد ہیں۔ اس طرح ملا کر افغان مہاجرین کی تعداد تقریباً پچاس لاکھ ہے۔ اس ہجرت کے دوران افغانوں کی ایک نسل پاکستان میں جوان ہوئی ہے۔ افغانی مرد و خواتین یہاں خرید و فروخت اور کام کاج کے دوران رابطے کے لیے اُردو بولتے ہیں۔ یہاں جوان ہونے والی نسل نے تو اُردو پر حیرت انگیز طور پر عبور حاصل کر لیا ہے۔ وہ اُردو بولتے ہیں۔ اُردو فلمیں اور ڈرامے دیکھتے اور اُردو گانے سنتے ہیں۔ اب افغان مہاجرین کی ایک بڑی تعداد وطن واپس جا چکی ہے۔ اس کے ساتھ اُردو بھی افغانستان پہنچ چکی ہے۔ افغانستان کے مدارس کے طلبہ کی کثیر تعداد پاکستان سے فارغ التحصیل ہے، جن کا ذریعۂ تعلیم اُردو ہے۔ اس کے علاوہ کاروباری حضرات بھی اُردو سمجھتے اور بولتے ہیں۔ مستقبل میں افغانستان میں اُردو کی ترقی کے روشن امکانات ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امن کے بعد حکومتِ پاکستان، افغانستان میں اُردو کی ترویج و ترقی میں معاونت کرے۔

جاپان کی ٹوکیو یونیورسٹی میں اُردو تعلیم دی جا رہی ہے۔ اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز اور ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں بھی اُردو تدریس کا انتظام ہے۔ (۱۴) چین میں پیکنگ یونیورسٹی، پاکستان ایمبیسی کالج بیجنگ اور پیکنگ ریڈیو کا فارن لینگوئجز انسٹیٹیوٹ، اُردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان اور چین کے درمیان ثقافتی معاہدے کے تحت چینی طلبہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز میں اُردو سیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ ترکی کی تین یونیورسٹیوں انقرہ، استنبول اور قونیہ میں اُردو زبان اور مطالعہ پاکستان کے شعبے موجود ہیں۔ انقرہ اور استنبول میں پاکستانی چیئرز بھی قائم ہیں۔ (۱۵)

فارسی کو اُردو کی مادرِ مہرباں کہا جاتا ہے۔ اس لیے برادر ملک ایران کے ساتھ ہمارے تاریخی لسانی اور ثقافتی تعلقات ہونے کی وجہ سے اُردو ایران میں نامانوس زبان نہیں ہے۔ پاکستانی زائرین بھی اُردو کے تعارف کا بڑا ذریعہ ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے تک اصفہان، مشہد اور شیراز کی جامعات میں اُردو پڑھائی جاتی رہی۔ اس وقت تہران یونیورسٹی اور تہران میں پاکستانی ایمبیسی سکول میں اُردو کی تدریس جاری ہے۔

برما میں بھی اُردو کا چراغ روشن ہے۔ ڈاکٹر صابری آفاقی نے اپنے مضمون ''برما میں اُردو'' میں تفصیل بیان کی ہے۔ اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ '' ہزارہ، مری اور کہوٹہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد برما کی ریاست شان میں آباد ہے۔ جو بسلسلہ فوجی ملازمت برما گئے اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد ریٹائرڈ ہو کر وہیں بس گئے۔ ڈاکٹر صاحب ۱۹۹۰ء میں چند ادبی تقریبات کے لیے رنگون گئے تو وہاں کی دو ادبی تنظیموں نے دو عظیم الشان اردو مشاعروں کا انعقاد کیا۔ مشاعروں کا انعقاد اُردو کے رواج کا غماز ہے۔ ڈاکٹر صابری آفاقی کے مطابق:

> رنگون میں اُردو بولنے والوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ اُردو کے چند خوش نویس بھی ہیں۔ چولیا مسجد کے اطراف میں اُردو کتابوں کی چند دکانیں پائی جاتی ہیں۔ اُردو کی فلمیں یہاں کے باشندے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔ اُردو کے فلمی گانے بھی مقبول ہیں۔ (۱۶)

ملائشیا میں برصغیر کے ہندوؤں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ یہاں اُردو سمجھی اور بولی جاتی ہے۔لیکن ہندی کے نام سے موسوم ہے۔حتیٰ کے خالص اُردو فلموں کو ہندی فلموں کے نام سے دکھایا جاتا ہے۔۱۹۸۴ء میں اُردو اور مطالعہ پاکستان کی کرسی ملائشیا میں قائم کی گئی لیکن ۱۹۸۹ء میں ختم کر دی گئی۔اگر حکومت توجہ دے تو اُردو کی مقبولیت کے بڑے مواقع ہیں۔(۱۷)

روس کی نو آزاد ریاستوں میں سے ازبکستان میں تاشقند کی وسط ایشیائی سرکاری یونیورسٹی میں ۱۹۴۷ء سے شعبۂ اُردو کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ تاشقند میں ۱۵۶ نمبر ہائی سکول میں ۱۹۶۲ء سے تعلیم دی جا رہی ہے۔(۱۸) معروف ازبک محقق انصارالدین ابراہیم کے مرتب کردہ ''اُردو ازبک لغت'' میں ۲۷۰۰ مشترک الفاظ پیش کیے گئے ہیں۔ریڈیو تاشقند کی اُردو سروس بھی اُردو کے تعارف اور فروغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔(۱۹)

قزاقستان کی ابلائی خان یونیورسٹی میں پاکستانی چیئر قائم کی گئی ہے۔جس پر ۲۰۰۷ء میں ڈاکٹر رؤف امیر کا تقرر ہوا۔ پروفیسر موصوف کے اخبارِ اُردو میں چھپنے والے مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ڈگری سطح تک اُردو تدریس کی باقاعدہ بنیاد رکھ دی تھی۔

عرب دنیا میں تو اُردو عوامی سطح پر عربی کے بعد رابطہ کی زبان ہے۔سعودی عرب، قطر، مسقط، بحرین، کویت اور متحدہ عرب امارات میں پاکستانی اور انڈین سکول کثیر تعداد میں ہیں، جہاں اُردو کی تدریس ہوتی ہے۔اس کے علاوہ بے شمار ادبی تنظیمیں فروغِ اُردو کے لیے کوشاں ہیں۔ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے اُردو پروگرام نشر ہوتے ہیں۔اُردو اخبارات اور رسائل بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔اُردو فلمیں، گانے بہت مقبول ہیں۔کاروباری حضرات اور انتظامی آفیسر اُردو جانتے ہیں۔اِن ممالک میں اُردو کے پھیلاؤ اور وسعت کو احاطۂ تحریر میں لانے کے لیے کئی صفحات درکار ہیں۔جن کا یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔

براعظم یورپ:

برطانیہ میں برصغیر پاک وہند کے باشندوں کی ایک کثیر تعداد آباد ہے۔جن کے درمیان اُردو رابطے کا کام دیتی ہے۔بعض آبادیاں ایسی ہیں جہاں انگریزی بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ برطانیہ میں اُردو دوسری بڑی زبان کی حیثیت سے ابھر رہی ہے۔''آج برطانیہ کو پاکستان، ہندوستان کے بعد اُردو صحافت وادب کا تیسرا بڑا مرکز کہا جاسکتا ہے۔''(۲۰) اُردو فلمیں نوجوانوں میں بہت مقبول ہیں۔''اس وقت برطانیہ میں اٹھارہ سکول اُردو پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ جہاں دو ہزار بچے اُردو کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔''(۲۱) ہر سال ہزاروں بچے اولیول کا امتحان دیتے ہیں۔''سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز لندن، اُردو مرکز لندن، یونیورسٹی کالج لندن، کنگسٹن سکول لندن، انسٹیٹیوٹ آف تھرڈ ورلڈ آرٹ اینڈ لٹریچر، برمنگھم یونیورسٹی، بریڈفورڈ کمیونٹی کالج جیسے ادارے تدریس اُردو کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔''(۲۲) اس کے علاوہ متعدد اُردو تنظیمیں، اخبارات اور رسائل اُردو کی ترویج میں مصروفِ عمل ہیں۔

روس میں تین تعلیمی ادارے اُردو کے حوالے سے مصروف ہیں۔''ماسکو یونیورسٹی کا ایشیائی اور افریقی اقوام کا ادارہ، ماسکو کا بین الاقوامی تعلقات کا ادارہ اور لینن گراڈ یونیورسٹی کی شرقیاتی فیکلٹی۔''(۲۳) ریڈیو ماسکو کی اُردو نشریات کا اُردو کی ترویج میں اہم کردار ہے۔

جرمنی کی متعدد یونیورسٹیوں میں دوسری ایشیائی زبانوں کے ساتھ اُردو کی تدریس جاری ہے۔

> ایک جائزے کے مطابق کم از کم پانچ یونیورسٹیاں ایسی ہیں جن میں اُردو زبان کی تدریس کا باقاعدہ انتظام ہے۔ ان میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ میں شعبۂ ماڈرن انڈولوجی، ہُم بولڈ یونیورسٹی برلن، مارٹن لوتھر یونیورسٹی ہالے، وئمبرگ یونیورسٹی، لائپزسک اور یوہانس گوٹنبرگ یونیورسٹی مائنز شامل ہیں۔(۲۴)

اس کے علاوہ ''جرمنی کا ریڈیو سٹیشن ''ڈوچے ویلے'' ہر روز اُردو زبان میں پروگرام نشر کرتا ہے۔''(۲۵) فرانس کے شہر پیرس میں ۴۵ رضا کارانہ سکولوں میں اُردو پڑھائی جا رہی ہے۔ مساجد اور مدارس میں اُردو کا چلن ہے۔(۲۶) فرانس میں پیرس یونیورسٹی کا ''مدرسہ علومِ شرقیہ'' اُردو کی تدریس کے لیے معروف ہے۔ جہاں سے مشہور فرانسیسی مستشرق گارسیں دتاسی نے ۱۸۳۸ء میں اُردو کی تدریس کا آغاز کیا۔''(۲۷) ناروے کے دارالحکومت اوسلو کی یونیورسٹی میں ایک شعبہ مشرقی علوم کا ہے۔ اس میں اُردو بھی شامل ہے۔ سکولوں میں پاکستانی بچوں کے لیے اُردو کی جز وقتی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔ اوسلو ریڈیو سے ہفتہ وار آدھے گھنٹے کا اُردو پروگرام بھی نشر ہوتا ہے۔(۲۸) ''اٹلی کے دو بڑے شہروں میلان اور تیوران میں اُردو کی تعلیم کا انتظام ہے۔''(۲۹)

> سویڈن میں ایشین اُردو سوسائٹی، ہالینڈ میں لائیڈن یونیورسٹی، لٹریچر اینڈ آرٹ سوسائٹی، ڈنمارک میں اقبال انٹرنیشنل سکول، جناح انٹرنیشنل سکول اور کوپن ہیگن لائبریری جیسے ادارے ترویج اُردو کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔(۳۰)

جمہوریہ چیک کی پراگ یونیورسٹی اور پولینڈ کی وارسا یونیورسٹی اور آدم میکویز یونیورسٹی پوزنان میں اُردو کی تدریس ہوتی ہے۔(۳۱) سوئٹزرلینڈ میں اُردو کا کوئی بہت زیادہ چرچا تو نہیں ہے پھر بھی ''برن یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کے شعبے میں ایم اے کی سطح پر اُردو تدریس کا بندوبست موجود ہے''۔(۳۲) بیلجیم کے شہر برسلز میں ایک ادارہ ''موجودہ اسلامی دنیا کے مسائل کے مطالعہ کا مرکز قائم ہے۔۔۔اس ادارہ میں اُردو زبان کے سرٹیفکیٹ کا کورس تین سال کا رکھا گیا ہے۔''(۳۳)

براعظم امریکہ:

''اُردو امریکہ کی تیرہ (۱۳) یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہے۔''(۳۴) اِن میں ''وسکانسن، شگاگو، ڈیوک، مشی گن، کولمبیا اور کارنل خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔''(۳۵) اِس کے علاوہ متعدد ادبی تنظیمیں اور فورم اُردو کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔

کینیڈا کے شہر ٹورنٹو کو اُردو کا شہر کہا جاتا ہے۔ اُردو میں نئی نسل کی دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''بھارتی اور پاکستانی نسل کے بچے کینیڈا کے تقریباً ہر شہر میں بڑے ذوق وشوق سے اُردو پڑھتے ہیں۔ ''صرف ٹورانٹو میں اِن اُردو خواں بچوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچی ہوئی ہے۔''(۳۶) یونیورسٹی سطح کے اداروں میں ''انسٹیٹیوٹ آف اُردو لینگویج اینڈ لٹریچر، میکگل یونیورسٹی، برٹش کولمبیا یونیورسٹی اور ٹورانٹو یونیورسٹی''(۳۷) جیسے ادارے تدریسِ اُردو کے لیے کوشاں ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی ادبی تنظیمیں اور فورم ترویجِ اُردو کے لیے سرگرم ہیں۔

''آسٹریلیا کی سڈنی یونیورسٹی میں اُردو پڑھائی جاتی ہے''۔(۳۸) گاہے بگاہے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔(۳۹)

براعظم افریقہ:

براعظم افریقہ کے قدیم تہذیبی اور علمی اہمیت کے حامل ملک مصر میں تدریس اُردو کا سلسلہ ۱۹۳۹ء سے جاری ہے۔قاہرہ کے پاکستان انٹرنیشنل سکول اور چار جامعات قاہرہ،الازہر،عین شمس،سکندریہ میں اُردو کی تدریس ہو رہی ہے۔(۴۰)

ماریشس میں مدرسوں اور متعدد سکولوں میں اُردو کی تدریس ہو رہی ہے۔۱۹۷۰ء میں قائم کیا گیا نیشنل اُردو انسٹیٹیوٹ،اُردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔اُردو فلمیں اور گانے بھی اُردو کی مقبولیت کا ایک ذریعہ ہیں۔(۴۱)

جنوبی افریقہ میں اُردو کے فروغ و ترویج کے امکانات حوصلہ افزا ہیں۔دینی مدارس کا ایک وسیع سلسلہ ہے۔جن میں اُردو ذریعۂ تعلیم ہے۔سکولوں میں بھی ابتدا سے میٹرک تک اُردو بطورِ مضمون شامل ہے۔ڈربن یونیورسٹی میں اُردو کی باقاعدہ تدریس جاری ہے۔برصغیر کی کمیونٹی کثیر تعداد میں ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں اُردو مذہبی رابطہ زبان کا روپ اختیار کر چکی ہے۔یہاں اُردو کا ایک الگ لہجہ بھی معرضِ وجود میں آ چکا ہے۔''(۴۲)

براعظم افریقہ کے ایک انتہائی غریب اور پس ماندہ ملک میں بھی اُردو موجود ہے۔بقول سحر صدیقی:

> اِس وقت موغا دیشو میں تقریباً ایک سو خاندان ایسے ہیں جو اگرچہ صومالی قومیت رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے صومالی زبان بولتے ہیں۔مگر وہ گھروں اور باہمی روابط میں اب بھی بڑی حد تک اُردو ہی کو وسیلہ بنائے ہوئے ہیں۔موغا دیشو میں ایک پاکستانی سکول ہے۔جہاں زیرِ تعلیم بچوں کی اکثریت کا تعلق انھی گھرانوں سے ہے۔۔۔اس سکول کا سارا انتظام صومالی کمیونٹی کرتی ہے۔جو دراصل پاکستان سے اب بھی اپنا تعلق برقرار رکھے ہوئے ہے۔(۴۳)

اُردو ہوا کے دوش پر بھی دنیا کے ہر خطے میں پہنچ رہی ہے۔ریڈیو پاکستان اسلام آباد،جنوبی مشرقی ایشیا،مشرقِ وسطیٰ، سعودی عرب،ایران،مصر،برطانیہ اور مغربی یورپ سمیت دنیا کے ۲۴ ممالک میں بسنے والے اُردو سامعین کے لیے روزانہ نشریات پیش کرتا ہے۔

دنیا کے بیشتر ممالک کے ریڈیو سٹیشن کرۂ ارض کے مختلف خطوں میں بسنے والے سامعین کے لیے خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں۔ان میں بھارت،بنگلہ دیش،برطانیہ،امریکہ،فرانس،کینڈا،آسٹریلیا،جرمنی،روس،چین،جنوبی افریقہ،سری لنکا،برما،نیپال، مالدیپ،ایران،عراق،افغانستان،ترکی،عرب ممالک،ازبکستان،مصر،جاپان جیسے ممالک شامل ہیں۔کئی ممالک کے ٹیلی ویژن سے بھی اُردو زبان کے پروگرام دن کے کسی نہ کسی حصے میں نشر ہو رہے ہیں۔

کمپیوٹر کی دنیا میں بھی اُردو کسی سے پیچھے نہیں ہے۔یونی کوڈ کی سہولت سے اردو میں ویب سازی کے امکانات پیدا ہوئے اور اب انٹرنیٹ پر اُردو زبان وادب کی بیسیوں ویب سائٹس موجود ہیں۔جن میں اُردو زبان کی تدریس،شعر وادب اور

خبر وصحافت اور خطاطی وغیرہ سے متعلق مواد شامل ہے۔

۱۹۸۰ء میں احمد جمیل مرزا کی کوششوں سے نوری نستعلیق کی دریافت ہوئی۔ بھارت میں ''ان پیج کے لفظ کار'' سافٹ وئیر سے ہماری کتابت کی ضروریات پوری ہوئیں۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے پاک نستعلیق متعارف کرایا۔

تاج الدین زریں رقم کے طرز کتابت پر سید شاکر القادری کا تیار کردہ تاج نستعلیق کے نام سے ایک نیا فونٹ آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد آرائشی خطوط تیار کر کے وہ اپنی ویب سائٹ القلم پر ڈاؤن لوڈنگ کے لیے پیش کر چکے ہیں۔ (۴۴) اسی ویب سائٹس پر اردو لفظ کار ابجد کا آزمائشی ورژن بھی دستیاب ہے۔

مقتدرہ قومی زبان میں ترجمے کے سافٹ وئیر پر بھی کام جاری ہے۔ پاکستان میں پشاور یونیورسٹی، فاسٹ لاہور، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد کے کمپیوٹر سائنس کے شعبوں اور پیاس (PIEAS (Pakistan institute of Engineering and Applied Sciences) جیسے اداروں میں اُردو کمپیوٹری لسانیات پر تحقیق ہو رہی ہے

حوالہ جات

۱۔ افتخار عارف، پیش لفظ مشمولہ بیرونی ممالک میں اردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ،۱۹۹۶ء، ص۳

۲۔ keith Brown& Sarah Ogilive,Concise Encyclopedia of the Langues of the World,Elsevier Ltd.Oxford,2009,P.1133

۳۔ اطہر رضوی، اُردو کی نئی بستیاں مطبوعہ اخبارِ اُردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، اپریل ۲۰۰۶ء، ص ۳۷

۴۔ جواز جعفری، ڈاکٹر، یورپ اور امریکہ میں اُردو تنظیمیں، مطبوعہ ماہنامہ اخبارِ اُردو، مئی ۲۰۱۱ء، ص ۴۔۶

۵۔ آصف جیلانی، ''اُردو پہ مری آکے عجب وقت پڑا ہے'' مطبوعہ مخزن مرتب مقصود الٰہی شیخ ناشر یاسمین عادل مکان نمبر ۶ گلی نمبر ۳۹ سیکٹر G-6/2 اسلام آباد، فروری مارچ ۲۰۱۰ء، ص ۹

۶۔ ایضاً

۷۔ مقالات گارساں دتاسی، جلد دوم، انجمن ترقی ادب پاکستان، ۱۹۷۵ء، ص ۱۴۱

۸۔ کلیم سہسرامی، پروفیسر، بنگلہ دیش میں اُردو مطبوعہ بیرونی ممالک میں اُردو (خصوصی اشاعت)، ماہنامہ اخبارِ اُردو، اکتوبر، نومبر ۱۹۹۰ء، ص ۶۴

۹۔ ایضاً، ص ۶۵

۱۰۔ چودھری احمد خان (علیگ)، اُردو سرکاری زبان انجمن ترقی اُردو پنجاب، 1991ء، ص ۲۱۱

۱۱۔ قاری محمد یونس، ڈاکٹر، مالدیپ میں اُردو زبان کے اثرات مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو، مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ص ۱۲۱۔۱۲۲

۱۲۔ایضاً،ص۱۲۲

۱۳۔متین فکری، نیپال میں اُردو،مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو،مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید ،ص۱۰۱۔۱۱۰

۱۴۔چودھری احمد خان علیگ، اُردو سرکاری زبان،ص۱۸۶

۱۵۔غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، ترکی میں اُردو مطبوعہ ماہنامہ اخبارِ اُردو(خصوصی اشاعت) بیرونی ممالک میں اُردو، اکتوبر نومبر۱۹۹۰ء،ص۱۷

۱۶۔صابر آفاقی، ڈاکٹر، برما میں اُردو،مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو،مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۱۰۰

۱۷۔خاطر غزنوی، پروفیسر، ملائشیا میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو،مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید ص:۸۸۔۷۹

۱۸۔خان مرزا ئف تاش مرزا، ازبکستان میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۲۴۴۔۲۲۹

۱۹۔ایضاً

۲۰۔عبدالباری مسعود، برطانیہ میں اُردو دوسری بڑی زبان،مطبوعہ اخبار اُردو، فروری ۲۰۰۷ء،ص۲۲

۲۱۔فیضان عارف، (میزبان مذکراہ) برطانیہ میں اُردو زبان کا مستقبل،مطبوعہ ماہنامہ اخبارِ اُردو، نومبر ۱۹۹۶ء،ص۱۰

۲۲۔محمد اسلام نشتر، قومی زندگی میں قومی زبان کا مقام،مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء،ص ۲۲۸۔۲۲۹

۲۳۔لدمیلا واسی لیوا، ڈاکٹر، روس میں اُردو مشمولہ بیرون ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ۱۹۹۶ء،ص۲۳۵

۲۴۔امتل ایم طاہر، جرمنی کی یونیورسٹیوں میں تدریس اُردو، مطبوعہ ماہنامہ اخبار اُردو(جہانِ اُردو خصوصی شمارہ)، جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۰۱ء،ص۲۹

۲۵۔منیر الدین احمد، جرمن میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۲۵۸

۲۶۔فیضانِ عارف، (میزبان مذاکرہ)، برطانیہ میں اُردو زبان کا مستقبل، ماہنامہ اخبارِ اُردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، نومبر ۱۹۹۶ء،ص۱۰

۲۷۔لئیق بابری، ڈاکٹر فرانس میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۲۹۴

۲۸۔رفیق چودھری، ناروے میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ص۲۲۹۔۳۰۷

۲۹۔مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر ''اطالیہ میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۲۸۹

۳۰۔محمد اسلام نشتر، قومی زندگی میں قومی زبان کا مقام،ص۲۲۹

۳۱۔ایضاً ص:۲۳۰

۳۲۔کرین ریپر ایمان، سوئٹزرلینڈ میں اُردو مشمولہ بیرونی ممالک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص۳۵۷

۳۳۔آغا افتخار حسین، ڈاکٹر، یورپ میں اُردو، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۶۸ء،ص۱۳۹

۳۴۔عبدالقوی ضیاء، اکیسویں صدی میں اُردو کی نو آبادیات، مطبوعہ اخبار اُردو خصوصی شمارہ جہانِ اُردو، جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۰۱ء، ص۲۵

۳۵۔محمد اسلام نشتر، قومی زندگی میں قومی زبان کا مقام،ص۲۳۱

۳۶۔سید فیضی،کینیڈا میں اُردو مشمولہ بیرونی مما لک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ص ۴۶۱
۳۷۔محمد اسلام نشتر،قومی زندگی میں قومی زبان کا مقام،ص ۳۳۰
۳۸۔کنیز فاطمہ،ڈاکٹر،آسٹریلیا میں اُردو مشمولہ بیرونی مما لک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص ۴۶۷
۳۹۔ایضاً،ص ۴۶۸
۴۰۔محمد اسلام نشتر،قومی زندگی میں قومی زبان کا مقام،ص ۳۳۰
۴۱۔گل حمید بیگن،ماریشس میں اُردو مشمولہ بیرونی مما لک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص ۳۸۴
۴۲۔سید حبیب الحق ندوی،پروفیسر،جنوبی افریقہ میں اُردو مشمولہ بیرونی مما لک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ص ۳۹۱۔۴۰۶
۴۳۔سحر صدیقی،صومالیہ میں اُردو مشمولہ بیرونی مما لک میں اُردو مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید،ص ۴۱۵
۴۴۔مائل شبلی،سفر اور پڑاؤ مطبوعہ جمالیات شاکر القادری نمبر،شمارہ نمبر ۷،ص ۴۷